السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک ہندوخفیہ طورپر اسلام کو مانتا ہے الوہیت اور رسالت کا قائل ہے وہ مسلمانوں کو اپنی زبان سے کلمہ طیب سنا کر گواہ بناتا ہے لیکن اظہار اسلام اس لیے نہیں کرتا کہ میں اس حالت میں شریل القوم ہوں ۔ اگر اسلام ظاہر کردوں تو نومسلم بھنگی چماروں کے برابر داخل اسلام ہوکر سمجھا جائے گا اور میری اولاد کا تعلق یا شادی بیاہ کا رشتہ چھوٹی قوموں میں کرنا پڑے گا ۔ اس حالت میں اگر یہ شخص مرجائے تو اللہ تعالی کا اس کے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس ہندو کی مثال بالکل ابوطالب رسول اللہ ﷺ کے چچا کی مثال ہے وہ بھی قومی عار کی وجہ سے اسلام کا اظہار نہیں کرتا تھا ۔ اور ویسے کہتا تھا کہ اسلام سچا دین ہے اور سب دینوں سے بہتر ہے چنانچہ اس کا یہ شعر ہے ۔

ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریة دینا

(میں نے جان لیا کہ محمد ﷺ کا دین تمام دینوں سے بہتر ہے یعنی توحید جو لاالہ اللہ کا مضمون ہے)

اس شعر میں ابوطالب کا کلمہ بابت اقرار ہے لیکن اس کا اظہار نہیں کیا جس کی وجہ اگلے شعر میں بیان کی ہے جو یہ ہے ۔

لولا الملامة اوحذار مسبة لوجدتنی سمحا بذالک مبینا

(اگر علامت اور لوگوں کے طعن و تشنیع کا ڈر نہ ہوتا تو میں تیرے دین کا خوشی سے اظہار کرتا)

لوگوں کی ملامت اور طعن و تشنیع سے یہی مراد ہے کہ لوگ کہیں گے اتنا بڑا ہوکر اپنے بھتیجے کے پیچھے لگ گیا ۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ابوطالب نے آپ ﷺ کی اتنی امداد کی آپ ﷺ نے اس کو کیا فائدہ پہنچایا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ میں اس کو نجات تو نہیں دلا سکا لیکن عذاب میں سب کافروں سے ہلکا ہوگا ۔ اس کو آگ کا جوتا پہنا دیا جائے گا جس سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح اُبلے گا ۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوتا ۔

جب رسول اللہ ﷺ کا چچا صرف قومی طعن کی وجہ سے اسلام کے اظہار نہ کرنے پر ہمیشہ کے لیے جہنمی ہوگیا تو دوسرا کس طرح امیدوار نجات ہوسکتا ہے ؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص140

محدث فتویٰ